بہترین تحفہ ہے۔

خوب صورت سرورق نے کتاب کو مزید پرکشش بنا دیا ہے، تاہم آئندہ طباعت میں اگر پروف کی اغلاط کو زیادہ توجہ کے ساتھ درست کر لیا جائے تو بہتر ہوگا۔ دو سو صفحات کی اس کتاب کو بیت العلم، گلشن اقبال کراچی نے شائع کیا ہے اور اس پر قیمت درج نہیں۔

(محمد شفیع خان عقیل۔ شریک 'خصوصی تربیتی کورس' الشریعہ اکادمی)

''ارمغان حج''

زیر نظر کتاب ندوۃ العلماء کے فاضل اور آکسفرڈ سنٹر فار اسلامک سٹڈیز کے ریسرچ اسکالر ڈاکٹر محمد اکرم ندوی کے سفر حج کی روداد ہے۔ مصنف نے دوران حج میں علم حدیث کے بہت سے اساتذہ اور مشائخ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور ان سے سند حدیث حاصل کی۔ اس سے قاری علم حدیث کے ساتھ ان کے غیر معمولی شغف کا اندازہ کر سکتا ہے۔ مصنف نے ان اہل علم کے مختصر تعارف کے ساتھ ساتھ ان کی علمی خدمات کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مقامات مقدسہ کی زیارت کے حوالے سے ان کا مختصر تاریخی پس منظر بھی بیان کیا گیا ہے۔ یوں یہ سفر نامہ ایک طرف حدیث کے طلبہ کے لیے بڑی افادیت اور دلچسپی کا حامل ہے اور دوسری طرف حرمین شریفین کی پوری تاریخ اس طرح قاری کے سامنے آ جاتی ہے کہ وہ مقامات مقدسہ میں خود کو مصنف کے ساتھ ساتھ محسوس کرتا ہے۔

کتاب کا ٹائٹل دیدہ زیب، کاغذ عمدہ اور کتابت عموماً اغلاط سے پاک ہے اور اسے انجمن خدام الاسلام، جامعہ حنفیہ قادریہ، باغ بان پورہ، لاہور نے شائع کیا ہے۔

(فضل حمید چترالی۔ شریک 'خصوصی تربیتی کورس' الشریعہ اکادمی)

> ''احیائے علوم کی تحریک کے نتیجے میں ایک ایسا انسان ابھرا جس نے فطرت پر مکمل غلبے اور اس کی بربادی کو ممکن بنایا۔ عہد وسطیٰ کا مسیحی انسان آدھا دیوتا، آدھا انسان، آدھا فرشتہ اور آدھا ارضی انسان تھا۔ یہ ایک ایسا انسان تھا جو جنت کی طرف بھی اپنی ذمہ داری سمجھتا تھا اور زمین کی طرف بھی۔ وہ ان دونوں قطبین کے درمیان سرگرداں تھا۔ یہ سب کچھ اس حقیقت کے باوجود ہوا کہ احیائے علوم کی تحریک نے قدیم دنیا کی دانش مندی کو دوبارہ زندہ کیا تھا اور اسے زندہ اور فعال مسیحی مسلک انسانیت نوازی سے ہم آہنگ کیا تھا۔ لیکن آخر کار نہ تو وہ مسیحی انسانیت نوازی تھی اور نہ افلاطونی انسانیت نوازی، بلکہ وہ ایک ایسی قسم کا مسلک انسانیت نوازی تھا جس نے انسان کو مکمل طور پر ارضی انسان بنا دیا۔ اس کے بعد سے اس نے کسی چیز کے لیے کوئی ذمہ داری محسوس نہیں کی۔ وہ کسی کا وفادار نہیں رہا اور اپنے سے پرے کسی بھی حاکمیت کو قبول نہیں کرتا تھا۔'' (سید حسین نصر)